اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم کا خطبہ حج

حج عظیم الشان اجتماعی عبادت ہے۔ جس میں اطراف عالم سے ہر رنگ اور نسل کے لاکھوں فرزندان اسلام جمع ہوتے ہیں۔ اس مثالی اجتماع میں حکمران' سیاستدان' وکلاء' اساتذہ' دانشور' علماء' مشائخ' تاجر اور عامۃ الناس کی بھرپور نمائندگی موجود ہوتی ہے جو اپنے اپنے علاقوں کے مسائل' مشکلات اور چیلنجز سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں اور انہیں حج کے موقع پر باہمی تبادلہ خیالات کا بھرپور موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے حالات جاننے اور دکھ درد کا احساس ہوتا ہے۔

حج کی مناسبت سے سب سے اہم خطاب مفتی اعظم سعودی عرب کا خطبہ حج ہوتا ہے۔ جس میں وہ پیش آمدہ مسائل کا بھرپور تجزیہ کرتے ہوئے تمام طبقوں کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمان اس سے راہنمائی لیتے ہیں۔ امسال کا خطبہ حج بھی حسب حال تھا۔ جس کی تفصیلات قومی اخبارات میں شائع ہوچکی ہیں۔ ان کے خطاب کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

۱...... اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اسلام تخریب کاری' فتنہ وفساد اور دہشت گردی کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ لوگوں کو امن وسلامتی کا درس دیتا ہے۔ لیکن دشمن جان بوجھ کر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کررہا ہے اور اسلام کا دہشت گردی کے ساتھ رشتہ جوڑ رہا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ دشمن کی چالوں سے ہوشیار رہیں اور ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کریں جو دشمن کے آلہ کار بن کر اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔ ایسے اقدامات سے دور رہیں جو شک وشبہ پیدا کرتے ہوں۔

۲...... انہوں نے اپنے خطاب میں خصوصی طور پر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اسلام کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ اپنے اخلاق کو درست رکھیں اور کسی بھی دہشت گردی کے لیے استعمال نہ ہوں۔

اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور ہوشمندی سے کام لیں اور دشمنوں کو بات کرنے کا موقعہ نہ دیں۔ اسلامی تعلیمات کے ساتھ اپنا تعلق استوار کریں اور اپنی صلاحیتوں کو مثبت کاموں میں صرف کریں اور مسلمانوں کی بہتری کے لیے کام کریں۔

۳...... مفتی صاحب نے حکمرانوں سے بھی فرمایا کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں انصاف کو یقینی بنائیں۔ آج اُمت مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے' ان میں اہم ترین مسئلہ انصاف کی عدم دستیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض ممالک کے حکمران ظلم وزیادتی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور عوام کے ساتھ انصاف نہیں کرتے' جس کی وجہ سے وہاں کے عوام بہت بے چین ہیں۔ امن قائم کرنے کے لیے انصاف ازحد ضروری ہے۔

۴...... انہوں نے اپنے خطبہ میں مسلمان خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خواتین کو جان لینا چاہیے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی نظام خواتین کے حقوق کا علمبردار نہیں اور اسلام خواتین کی عفت وعصمت کا مکمل تحفظ کرتا ہے۔ عورتوں کو مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی مغربی اقدار اور ثقافت کی وجہ سے پردہ ترک کرنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کو اپنانے سے تحفظ کا احساس ہوتا ہے۔ مغرب میں خواتین انتہائی مشکل اور کسمپرسی میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ جبکہ اسلام ان کا مکمل تحفظ کرتا ہے۔

۵...... انہوں نے اپنے خطاب میں جدید تعلیم کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نئی ایجادات کو اپنانے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم نئی ٹیکنالوجی کو حاصل کریں۔ دوسروں کے دست نگر بننے کی بجائے خود انحصاری حاصل کریں۔ جب تک مسلمانوں نے خود ایسا کیا' وہ سربلند رہے۔ ان کا درخشندہ ماضی اس بات کا بین ثبوت ہے۔

۶...... مفتی صاحب نے برملا کہا کہ دنیا کی بعض طاقتیں مسلمانوں کے وسائل اور مال و دولت پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں تاکہ مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کو روکا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تمام اسلامی ممالک مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ اقتصادی فورم قائم کریں۔ اپنے

وسائل کی حفاظت کریں اور کسی کو یہ موقعہ نہ دیں کہ وہ مسلمانوں کی ترقی میں رکاوٹ بن سکے۔

مفتی اعظم کا خطبہ حج بلاشبہ پوری اُمت مسلمہ کے لیے بہترین رہنمائی ہے۔اس میں تمام طبقوں کے لیے ہدایات وتعلیمات موجود ہیں۔ بشرطیکہ کوئی سبق حاصل کرنا چاہے۔

مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ حفظہ اللہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ یہ خاندان ہمیشہ سے سعودی حکومت کی فکری رہنمائی کرتا آیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جزیرہ عرب میں اسلام کی تجدید میں کلیدی کردار ادا کیا۔شرک وبدعت کا قلع قمع کیا اور خالص کتاب وسنت کی بالادستی کو قائم کیا۔سعودی حکومت آج بھی ان سے فکری دعوتی اور اصلاحی خدمات حاصل کرتا ہے۔

آپ نے خطبہ حج میں جن اہم باتوں کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے وہ بلاشبہ آج کے اہم ترین مسائل ہیں۔خصوصاً آج ہم اسلام کے متعلق دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں۔دشمن یکطرفہ طور پر ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے اور تمام میڈیا مسلمانوں کے خلاف یلغار کیے ہوئے ہے۔ایسے میں صحیح اسلام پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

امام صاحب نے بالکل صحیح تجزیہ کیا کہ آج کے نوجوان ہمارا مستقبل ہیں۔ان کی اخلاقی تربیت کی اشد ضرورت ہے۔انہیں کسی کا آلہ نہیں بننا چاہیے اور اپنی صلاحیتوں کو امت مسلمہ کی بھلائی کے لیے صرف کرنا چاہیے۔ تمام حکمرانوں کو انصاف سے کام لینا چاہیے۔ معاشرتی عدل ہی امن وسلامتی کا ضامن ہے۔ نوجوان اگر بے روزگار رہوں گے اور ان کی صلاحیتوں سے اگر کوئی فائدہ نہ اٹھائے گا تو یہی نوجوان مشکلات پیدا کریں گے۔حکمرانوں کو بروقت توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ ظلم وستم بند کریں اور عادلانہ نظام قائم کریں۔

مفتی صاحب نے خواتین کو مغربی تہذیب سے دور رہنے کی تلقین کی جو کہ برمحل ہے۔بعض نادان خواتین مغربی طرزِ زندگی اپنا کر یہ سمجھتی ہیں کہ شاید یہی ترقی ہے۔حقیقت میں یہ تباہی اور بربادی ہے۔

ہم زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے طبقات سے گزارش کریں گے کہ وہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور خطبہ حج سے مکمل رہنمائی حاصل کریں۔

☆……☆……☆……☆……☆……☆……☆